بولتا بھی ہوں مگر صرف انگریزوں کے ساتھ۔ میری غیرت گوارا نہیں کرتی کہ اپنے کسی ہم وطن کے ساتھ فرنچ کے علاوہ کسی اور زبان میں بات کروں۔ پورے فرانس کے باسیوں کا یہی رخ اور انداز ہے کیونکہ یہ ہماری قومی غیرت کا معاملہ ہے''۔ یہ کہ کر وہ فوراً اُٹھ کر چلا گیا اور ہم سوچوں کے بحرِ قلزم میں غرق ہو کر رہ گئے۔

مذکورہ واقعہ کے تناظر میں اپنے احوال واقعی خاصے عبرتناک ہیں۔ ہم نے انگلش میں سوچا، انگلش میں پڑھا، انگلش تمدن اختیار کیا، ہماری وضع قطع، اٹھک بیٹھک، چال ڈھال سب کچھ انگلش ہو گیا۔ نو آبادیاتی دور کی یہ سامراجی زبان ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے۔ اس سے شعوری یا غیر شعوری خودفزدگی کا یہ عالم ہے کہ اسے اپنی تمام ترظاہری و باطنی ترقیوں کا زینہ سمجھ لیا گیا ہے۔ باون برس قبل آزادی کا پھریرا لہرانے کے باوجود ہم استعماری زبان سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکے۔ قومی زبان سے ہچکچاہٹ نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔ دفتری زبان انگلش، عدالتی زبان انگلش، جلسوں کی زبان انگلش۔ ٹی وی مذاکروں کی زبان انگلش۔ تعلیمی ادارے میڈیم کے اعتبار منقسم۔ پاکستان کے نمائندے اردو بولنے، پڑھنے اور لکھنے سے عاری۔ اصلاح کی بجائے کارپردازان حکومت دور کی کوڑی لائے کہ سرکاری مدارس میں پرائمری کلاسز سے انگریزی لازمی کر دی جائے اس سے ترقی کی منزل قریب تر ہو جائیگی۔ مقام فکر ہے۔ دوسری قومیں تو اپنے بچوں کو اپنی قومی زبانوں میں تعلیم دے کر عروج حاصل کریں۔ ایک ہم ہیں کہ ہنس کی چال چل کر اپنی چال بگاڑنے کے درپے ہیں اور اسے اوجِ ثریا کا قرب سمجھتے ہیں۔

فرانسیسی نوجوان نے سچ کہا تھا زبان ہر قوم کی غیرت ہوتی ہے۔ ہم نے اس انداز سے کبھی سوچا ہی نہیں بلکہ ہمیشہ دوسروں کی نقالی میں عافیت کے متلاشی رہتے ہیں۔ کوئی بھی زبان بری نہیں۔ اسے ضرور سیکھئے۔ ترقی کا زینہ بنائیے مگر اپنی غیرت کا سودا نہ کیجئے۔ غیرت خوبصورتی ہے، خوشبو ہے، سرور ہے، کیف ہے، جذب و مستی ہے، انسانیت کا غرور ہے، قوم کا افتخار، اور ملت کا وقار ہے، وطن عزیز کا جزو اساس ہے۔ اس متاع عزیز کو ازکار رفتہ نہ جانئے، اس کو پہچانئے، اس کی طلب کیجئے۔ یہ روشنی ہے اور اپنے فکری اپاہج پن کا علاج بھی، اس کی جستجو کو اپنے اوپر لازم کر لیجئے۔ اردو ہماری زبان ہے، ہماری غیرت ہے، اسے پھر سے تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ آج کی پکار یہی ہے۔ ہر باغیرت فغاں بہ لب ہے۔

تو ہوائے لالہ و گل میں آ تو ادائے سرو سمن میں آ
میرے آفتاب کی روشنی تو کہاں ہے میرے چمن میں آ

ملک احمد سرور جنرل سیکرٹری تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان

ذرائع ابلاغ کے حوالے سے جنرل مشرف کی خدمت میں چند ضروری گزارشات

۱۷ اکتوبر کو قوم سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے جو سات نکاتی ایجنڈا دیا ہے، اس کا ہر نکتہ اپنی جگہ نہایت اہم ہے مگر عریانی و فحاشی، بے حیائی اور دیگر معاشرتی برائیوں میں غرق قوم کی اصلاح اور تعمیر سیرت و کردار کو آپ نے اپنے ایجنڈے کا حصہ نہیں بنایا۔ عریانی و فحاشی ایک ایسی برائی ہے جو صرف جنسی بے راہروی کے فروغ کا باعث نہیں بنتی بلکہ بے شمار دیگر معاشرتی برائیوں کی بنیاد بھی رکھتی ہے۔ جس طرح زنگ لوہے کو اور دیمک اچھی سے اچھی لکڑی کو کھا جاتی ہے، عریانی و فحاشی بھی ایسے ہی اخلاق اور معاشرتی اقدار کو تباہ کر دیتی ہے۔ گزشتہ نصف صدی میں جسطرح رشوت خور اور بد عنوان سرکاری ملازمین نے پاکستان کے اقتصادی و معاشی حالات کو تباہی کے دھانے پر پہنچایا ہے ایسے ہی ذرائع ابلاغ پر قابض عریانی و فحاشی کے دلدادہ عناصر نے قوم کی اخلاقی اقدار کو تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

جناب چیف ایگزیکٹو! آپ نے اپنے سات نکاتی ایجنڈے میں اقتصادی کرپشن کو تو بہت اہمیت دی ہے مگر اخلاقی اقدار کی کرپشن کا برائے نام بھی تذکرہ نہیں کیا۔ آج ہمارے معاشرے میں روزانہ بیسیوں لڑکیوں کو جو اجتماعی ہوس کا نشانہ بنایا جا رہا ہے وہ ذرائع ابلاغ کی پھیلائی گئی اشتعال انگیز عریانی و فحاشی ہی کا شر ہے۔

ہمارے ذرائع ابلاغ (الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا یا دونوں) میں عریانی و فحاشی اور نمائش حسن کی دوڑ لگی ہوئی ہے حالانکہ ان ذرائع ابلاغ کو "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کے سلسلہ میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے مگر نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان ٹیلی وژن کی نشریات اور دیگر ثقافتی سرگرمیوں کے کرتا دھرتا مختلف حیلے بہانوں، لچر مکالموں، فحش اشاروں کنایوں، لچر لباس میں نسوانی جسم کے نشیب و فراز کی نمائش اور لچر ناچ گانوں کے ذریعے دیدہ دلیری کے ساتھ عریانی و فحاشی اور جنسی بے راہروی پھیلانے میں مصروف ہیں۔ بد قسمتی سے سنسر بورڈ بھی اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہا کہ شاید اس میں بھی عریانی و فحاشی کے دلدادہ افراد ہی شامل ہیں جو نہیں چاہتے کہ ہمارے معاشرے میں اسلامی اقدار کا احیاء ہو۔

اللہ کے باغی، شیطان کے ساتھی۔ عریانی فحاشی، بے حیائی، بدکاری اور بے ہودہ فیشن کے دلدادہ۔ جوا، شراب و شباب کے رسیا۔ حیا سوز ناچ گانوں اور مجروں کے تماش بین۔ آوارہ، بد کردار اور بد چلن لوگ اللہ اور اس کے تمام انبیاء علیہم السلام کی طرف سے قرار دی گئی ہر بدی اور حرام کو حلال قرار دے کر خود کو ترقی پسند، روشن خیال، ماڈریٹ اور لبرل مسلمان کا لقب دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی عیاشی اور گمراہ لوگوں کے لیے قرآن مجید اور دیگر تمام آسمانی کتابوں میں بدترین عذاب جہنم کی وعید سنائی ہے۔

قرآن میں "غض بصر" کا حکم ہے یعنی آنکھوں کے زنا سے منع کیا گیا ہے۔ عورتوں کے حسن اور ان کی زینت کی دید سے لذت اندوز ہونا مردوں کے لئے اور اجنبی مردوں کو دیکھ کر لطف اندوز ہونا عورتوں کے لئے آنکھوں کا زنا ہے، عیسائیوں کی مقدس کتاب انجیل میں بھی ایسا ہی کہا گیا ہے مگر ہمارے ٹیلی وژن پر تو حسیناؤں کے اشتعال انگیز جلوے دیکھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ قرآن میں عورتوں کے بارے میں حکم ہے کہ "اپنے گھر میں ٹھہری رہو اور ایام جاہلیت کی طرح زینت و جمال کا مظاہرہ نہ کرو" (الاحزاب) مگر ہمارے ٹیلی وژن پر تو خواتین کے جسم کے نشیب و فراز کو نمایاں کر کے دکھایا جاتا ہے۔ اخلاقی اقدار کی تباہی کے لئے سادہ ناچ گانے کوئی کم خطرناک نہ تھے کہ انہیں بد خیالی کے مناظر کے ساتھ پیش کر کے خطرناک ترین بنا کر پوری قوم کو فحش خواب دیکھنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ یہ جنسی خواب محض خواب نہیں رہتے، یہ گینگ ریپ اور عصمت دریوں میں بدل جاتے ہیں۔ اخبارات کے صفحات چیخ چیخ کر گواہی دے رہے ہیں کہ ہمارے ذرائع ابلاغ جنسی بے راہروی کے فروغ کی انتہائی تباہ کن اور خطرناک پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔

عریانی و فحاشی کے علاوہ مزاحیہ ڈراموں اور سٹیج شوز میں مزاح کے نام پر اسلامی اخلاقیات کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں۔ ان پروگراموں میں جھوٹ، مذاق، طعنہ زنی، نام بگاڑنے، مکرو فریب، دغا بازی، بے ادبی وغیرہ وغیرہ کی ترغیب دی جاتی ہے جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

* مومنو! نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ وہ اللہ کے نزدیک ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ ایک دوسرے کو طعنے دو اور نہ ایک دوسرے پر برے القاب چسپاں کرو۔ بہت ہی برا ہے ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا اور جو لوگ ان باتوں سے توبہ نہ کریں گے تو وہی ظالم ہیں۔ (الحجرات 11)

* اور ہلاکت ہے طعنے دینے والے، عیب لگانے والے کے لئے۔ (الھمزہ)

حد یہ ہو گئی ہے کہ ۲۳، اکتوبر کی رات کو ٹیلی وژن پر مقابلہ حسن کا انعقاد بھی کر دیا گیا۔ ہم نے یہ پروگرام خود تو نہیں دیکھا مگر شنیدہ اطلاعات کے مطابق کیپری بیوٹی سوپ بنانے والوں کے زیر اہتمام کراچی میں "بیوٹی فل گرل آف دی ائیر" مقابلہ ہوا جس میں ملک کی معروف ماڈل گرلز اور اداکاراؤں نے شرکت کی اور یہ مقابلہ ٹیلی وژن سے نشر کیا گیا۔

جناب چیف ایگزیکٹو! ذرائع ابلاغ سے پھیلائی جا رہی عریانی و فحاشی کے معاشرے پر پڑنے والے تباہ کن اثرات پر غور کریں، اسے معمولی برائی نہ سمجھیں، یہ صرف مشرقی اور اسلامی تہذیب و ثقافت کو بدلنے کی گھٹیا کوشش ہی نہیں بلکہ یہ ہمارے معاشرے کو گندا کرنے اور حیا سوز بنانے کی بد ترین شیطانی سازش بھی ہے۔ اسے روشن خیالی اور ترقی پسندی کا نام دے کر IGNORE نہ کریں بلکہ اسے کلچرل دہشت گردی قرار دے کر اس کے انسداد کی سخت تدابیر اختیار کریں۔ شرم و حیا سے عاری ٹیلی وژن کے لچر پروگرام نسل